سورة النور

آیات ۲۷ - ۳۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ بُيُوۡتِكُمۡ حَتّٰى تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَ تُسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَهۡلِهَا ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ
لَّكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۝٢٧ فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِيۡهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡهَا حَتّٰى يُؤۡذَنَ لَكُمۡ ۚ وَ اِنۡ قِيۡلَ لَكُمُ
ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا هُوَ اَزۡكٰى لَكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ۝٢٨ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ
مَسۡكُوۡنَةٍ فِيۡهَا مَتَاعٌ لَّكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا تَكۡتُمُوۡنَ ۝٢٩ قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ
اَبۡصَارِهِمۡ وَ يَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ ؕ ذٰلِكَ اَزۡكٰى لَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ۝٣٠ وَ قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ
يَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِهِنَّ وَيَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَهُنَّ وَلَا يُبۡدِيۡنَ زِيۡنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَلۡيَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ
عَلٰى جُيُوۡبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبۡدِيۡنَ زِيۡنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اٰبَآئِهِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ
بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِىۡۤ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِىۡۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوۡ نِسَآئِهِنَّ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيۡنَ
غَيۡرِ اُولِى الۡاِرۡبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِيۡنَ لَمۡ يَظۡهَرُوۡا عَلٰى عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ
لِيُعۡلَمَ مَا يُخۡفِيۡنَ مِنۡ زِيۡنَتِهِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيۡعًا اَيُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝٣١

سُورَةُ النُّور

آیات 64

مدنية

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اسلام فرد، خاندان، معاشرے، ریاست اور امت کو اللہ کے نورِ ہدایت کے تابع کر کے عفت، حیا، عدل، قانونی اور اجتماعی پاکیزگی کا نظام قائم کرتا ہے

شرعی حدود
آیات 1 تا 26

- زنا کی حد (آیات 3-1)
- تہمت (قذف) کا حکم (آیات 5-4)
- لعان (میاں بیوی کے درمیان جھوٹی تہمت) (آیات 10-6)
- واقعہ افک (تہمت کا واقعہ) (آیات 22-11)
- آخرت میں تہمت کی سزا (آیات 26-23)

معاشرتی آداب (حصہ اول)
آیات 27 تا 34

- گھر میں داخل ہونے کے آداب (آیات 29-27)
- مرد و خواتین کے لیے نظریں نیچی رکھنے اور زینت چھپانے کا حکم (آیات 31-30)
- نکاح اور غلاموں کی آزادی کا حکم (آیات 34-32)

نورِ الٰہی، مساجد کا فضل اور اس کی قدرت
آیات 35 تا 46

- اللہ کا نور اور مساجد کو آباد کرنے والوں کا اجر (آیات 38-35)
- کافروں کے اعمال کی مثال (آیات 40-39)
- اللہ کی قدرت کی نشانیاں (آیات 46-41)

اللہ کی آیات پر منافقین کا رویہ
آیات 47 تا 57

- مومنوں کی فرمانبرداری اور منافقوں کا جھوٹ (آیات 54-47)
- اللہ کا طریقہ کار بندوں کے لیے (آیات 57-55)

معاشرتی آداب (حصہ دوم)
آیات 58 تا 64

- گھروں کے دیگر آداب (آیات 61-58)
- رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ برتاؤ کے آداب (آیات 63-62)
- اللہ کی بادشاہت، علم اور قدرت (آیت 64)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا - نہ داخل ہوا کرو (دوسرے) گھروں میں

دَخَلَ يَدْخُلُ ، دُخُوْلًا : داخل ہونا

بُيُوْت : بَيْتٌ کی جمع (گھروں)

غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ - اپنے گھروں کے علاوہ

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا - یہاں تک کہ تم انس حاصل کرلو (یعنی اجازت لے لو)

(ن و ب)

اِسْتَاْنَسَ يَسْتَاْنِسُ ، اِسْتِيْنَاسٌ (X)
انس پیدا کرنا، اجازت لینا، رضا لینا

اردو میں : انس، انیس، انسیت، مانوس، انسانیت

وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا - اور سلام کرلو ان کے رہنے والوں پر

سَلَّمَ يُسَلِّمُ ، تَسْلِيْمًا : سلام کرنا، آداب بجالانا (II)

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ - یہی بہتر ہے تمہارے لیے

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ - شاید تم نصیحت حاصل کرو

تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ ، تَذَكُّرٌ : نصیحت حاصل کرنا (V)

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا - پھر اگر تم نہ پاؤ

اِنْ : شرطیہ، (اگر)

وَجَدَ يَجِدُ ، وِجْدَانًا و وُجُوْدًا : پانا

اردو میں :

وَاِنۡ قِيۡلَ لَـكُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا هُوَ اَزۡكٰى لَـكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ۝۲۸ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ مَسۡكُوۡنَةٍ فِيۡهَا مَتَاعٌ لَّـكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ ۝۲۹

فِيۡهَاۤ اَحَدًا - ان میں کسی ایک کو

فَلَا تَدۡخُلُوۡهَا - تو تم نہ داخل ہو ان میں

حَتّٰى يُؤۡذَنَ لَـكُمۡ - یہاں تک کہ تم کو اجازت دی جائے

اَذِنَ يَاْذَنُ ، اِذْنٌ : اجازت دینا

يُؤْذَنَ : فعل مجہول

وَاِنۡ قِيۡلَ لَـكُمُ ارۡجِعُوۡا - اور اگر تم سے کہا جائے واپس چلے جاؤ

قِيْلَ : فعل ماضی مجہول (کہا جائے)

فَارۡجِعُوۡا - تو واپس ہو جایا کرو

رَجَعَ يَرْجِعُ ، رُجُوْعٌ : لوٹنا

هُوَ اَزۡكٰى لَـكُمۡ - یہ زیادہ پاکیزہ ہے تمہارے لیے

اَزْكٰى : زَكَآءٌ مصدر سے افعل التفضیل کا صیغہ (زیادہ پاکیزہ)

وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ - اور اللہ اس کو جو تم عمل کرتے ہو خوب جاننے والا ہے

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ - نہیں ہے تم پر کوئی گناہ

جُنَاحٌ : کوئی گناہ

جَنَحَ : مائل ہونا، جھکنا (گناہ کی طرف)

جُنَاحٌ : یہ لفظ زیادہ تر شرعی گرفت، ملامت، حرج، مؤاخذہ یا قانونی/اخلاقی ذمہ داری کے معنی میں آتا ہے

اَنۡ تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا - کہ تم داخل ہو جاؤ (ایسے) گھروں میں

وَ اِنۡ قِيۡلَ لَـكُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا هُوَ اَزۡكٰى لَـكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ‏ ﴿۲۸﴾ لَـيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ مَسۡكُوۡنَةٍ فِيۡهَا مَتَاعٌ لَّـكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ‏ ﴿۲۹﴾

غَيۡرَ مَسۡكُوۡنَةٍ - بغیر سکونت اختیار کئے ہوئے ہیں

(س ك ن) سَكَنَ يَسْكُنُ ، سُكُونًا : ٹھہرنا، رہنا، سکون پانا

مَسْكُون : (اسم مفعول)، جس میں سکونت اختیار کی گئی ہو/ آباد

مَسْكُونَة : آباد جگہ، رہائشی عمارت، Residentail place

غَيْرَ مَسْكُونَة : ایسے مکانات جو کسی کی ذاتی رہائش نہ ہوں، (Non-residential)

فِيۡهَا مَتَاعٌ لَّـكُمۡ - ان میں تمہارے فائدے کی کوئی چیز ہو

مَتَاعٌ : فائدہ کی کوئی چیز، پونجی، سامان

وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ - اور اللہ جانتا ہے

مَا تُبۡدُوۡنَ - جو تم ظاہر کرتے ہو

(ب د و) اَبْدٰى يُبْدِىْ ، اِبْدَآءٌ : ظاہر کرنا (IV)

اردو میں : مبداء(آغاز)، مبتدی، ابتدا، بدایت(آغاز)

وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ - اور تم چھپاتے ہو۔

(ك ت م) كَتَمَ يَكْتُمُ ، كِتْمَانٌ : چھپانا

اردو میں: کتمان

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا
تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ
فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھر میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو، یہ طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ دے دی جائے، اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ البتہ تمہارے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ایسے گھروں میں داخل ہو جاؤ جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہوں اور جن میں تمہارے فائدے (یا کام) کی کوئی چیز ہو، تم جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو سب کی اللہ کو خبر ہے۔

Believers! Enter not houses other than your own houses until you have ascertained the approval of the inmates of those houses and have greeted them with peace. This is better for you. It is expected that you will observe this. Then if you find no one in them, do not enter until you have been given permission (to enter). And if you are told to go back, then do go back. This is a purer way for you. Allah knows all what you do. However, it is not blameworthy for you if you enter houses that are uninhabited but where in is of use to you. Allah is well aware of what you disclose and what you conceal.

محمد اقبال

سورۃ النور کی آیات 27 تا 34 کا مضمون

- یہاں سے آگے اب اس پہلو کی طرف رہنمائی دی جا رہی ہے کہ معاشرے میں برائی پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کے اسباب اور راستوں کو کیسے بند کیا جائے؟
- سورت کے آغاز میں اگر برائی کے واقع ہو جانے کے بعد اس کے تدارک اور قانونی احکام بیان ہوئے تھے، تو یہاں ایسے معاشرتی آداب اور حفاظتی اصول دیے جا رہے ہیں جو بدنگاہی، تہمت، بے حیائی اور اخلاقی مفاسد کے دروازے بند کرتے ہیں۔
- اسلام صرف سزا پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ انسانی فطرت کو پاکیزہ، محفوظ اور معتدل ماحول فراہم کرتا ہے، جہاں جذبات کو مصنوعی اشتعال سے بچایا جائے اور فطری خواہشات کو جائز حدود میں راستہ دیا جائے۔
- گھروں میں داخلے کے آداب، نگاہوں کی حفاظت، ستر و حیا، نکاح کی ترغیب اور معاشرتی پاکیزگی کے یہ احکام ایک صاف ستھرا، باوقار اور عفت پر مبنی معاشرہ تشکیل دینے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ
لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾

گھروں میں داخل ہونے کے لیے اِسْتِئْذَان کی ہدایت

- **اِسْتِئْذَان** کا مطلب ہے اجازت طلب کرنا، کسی کے گھر یا نجی جگہ میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا
- ان آیات میں قرآن نے گھروں میں داخل ہونے کے آداب (Etiquette of Entering Homes) بیان کیے ہیں
- جاہلیت میں لوگ بے تکلف ایک دوسرے کے گھروں میں داخل ہو جاتے تھے، جس سے اہلِ خانہ کی خلوت (Privacy) اور پردہ متاثر ہوتا تھا۔
- قرآن نے یہ اصول دیا کہ ہر شخص کو اپنے گھر میں تخلیہ اپنے مکان کی حرمت کا حق حاصل ہے، اس لیے کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ آیت میں تَسْتَأْنِسُوا کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس میں صرف اجازت لینا نہیں بلکہ نرمی، ادب، مانوسیت اور خوشگوار انداز سے اجازت طلب کرنا شامل ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دروازہ زور سے نہ کھٹکھٹایا جائے، شور نہ کیا جائے، سخت یا خشک انداز اختیار نہ کیا جائے۔ اجازت ملنے پر سلام کیا جائے، کیونکہ سلام امن، محبت اور خیر خواہی کا پیغام ہے۔ اس طرح اسلام گھر، حیا، عفت اور باہمی احترام کی حفاظت کے لیے معاشرتی آداب سکھاتا ہے۔
- اس حکم کے نازل ہونے پر نبی (ﷺ) نے معاشرے میں جو آداب اور قواعد جاری فرمائے ان کا خلاصہ ذیل میں ہے:

1. **اسلام میں پرائیویسی کے حق کا تحفظ**: اسلام نے اِسْتِئذَان کو صرف گھر میں داخل ہونے تک محدود نہیں رکھا، بلکہ اسے ہر شخص کے حقِ خلوت کا محافظ بنایا ہے۔ اس لیے کسی کے گھر میں جھانکنا، دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اندر دیکھنا، یا کسی کا خط/ذاتی تحریر اجازت کے بغیر پڑھنا ممنوع ہے۔ (اس سلسلے کے تمام ارشاداتِ نبویؐ اضافی مواد کے حصے میں ملاحظہ کریں)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۷ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ
لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۲۸

اِسْتِئْذَان کی ہدایت....

- اجازت لینے کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ گھر والوں کی نجی حالت پر اچانک نگاہ نہ پڑے۔ نبی کریم ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ ﷺ دروازے کے عین سامنے کھڑے ہونے کے بجائے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب فرماتے
- احادیث میں جھانکنے والے کے بارے میں سخت تنبیہ آئی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسروں کی خلوت (privacy) کو پامال کرنا سنگین اخلاقی جرم ہے۔ اصل اصول یہی ہے کہ اسلام گھر، پردہ، حیا اور ذاتی خلوت کی بھرپور حفاظت کرتا ہے

2. نگاہ کے ساتھ سماعت بھی حقِ خلوت میں شامل ہے: فقہاء کے نزدیک کسی کے گھر میں بلا اجازت جھانکنا ہی نہیں، بلکہ گھر والوں کی باتیں بلا اجازت سننا بھی ناجائز ہے

3. سماعت بھی Privacy میں مداخلت ہے: اگر کوئی شخص، مثلاً نابینا آدمی، بلا اجازت داخل ہو تو اگرچہ اس کی نگاہ نہیں پڑے گی، مگر وہ گھر والوں کی نجی باتیں سن سکتا ہے؛ اس لیے یہ بھی حقِ خلوت (Right to Privacy) میں بے جا مداخلت ہے

4. استئذان صرف اجنبی گھروں کے لیے نہیں: اجازت لینے کا حکم صرف دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے کے لیے نہیں، بلکہ ماں، بہن اور گھر کے قریبی افراد کے پاس جانے میں بھی آداب کا حصہ ہے

5. قریبی رشتوں میں بھی Privacy کا احترام ضروری ہے: نبی کریم ﷺ نے ماں کے پاس جانے کے لیے بھی اجازت لینے کی ہدایت فرمائی، تاکہ انسان کسی عزیز کی نجی حالت پر اچانک نظر نہ ڈالے

يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ
لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾

5. گھر میں داخل ہوتے وقت بھی اطلاع دینا ادب ہے: حضرت ابن مسعودؓ کا معمول تھا کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے کھنکار دیتے یا کوئی آواز کر دیتے، تاکہ گھر والوں کو آمد کا علم ہو جائے

6. اچانک داخل ہونا پسندیدہ نہیں: گھر میں اچانک داخل ہونا حیا، ادب اور احترام کے خلاف ہے؛ بہتر طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنی آمد کا اشارہ دے کر داخل ہو۔

7. ہنگامی حالات مستثنیٰ ہیں: اگر کسی گھر میں آگ لگ جائے، چور داخل ہو جائے، یا کوئی فوری مصیبت پیش آ جائے تو مدد کے لیے بلا اجازت داخل ہونا جائز ہے، کیونکہ وہاں مقصد جان و مال کا تحفظ ہے۔

8. استئذان (Seeking Permission) کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ آدمی پہلے سلام کرے، پھر اپنا تعارف کرائے، اور ادب سے داخل ہونے کی اجازت طلب کرے؛ مثلاً: السلام علیکم، کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ اجازت زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ، وقفے وقفے سے طلب کی جائے؛، اگر جواب نہ ملے یا اجازت نہ دی جائے تو واپس چلا جائے۔ دروازہ کھٹکھٹاتے وقت مبہم جواب، مثلاً "میں ہوں" کافی نہیں، اپنا نام یا پہچان واضح بتانا چاہیے۔

9. اجازت کا اعتبار: اجازت صرف صاحبِ خانہ یا اس کے معتبر نمائندے، مثلاً خادم یا ذمہ دار فرد، کی معتبر سمجھی جائے گی؛ کسی چھوٹے بچے کی اجازت پر اعتماد کر کے داخل ہونا مناسب نہیں۔

10. اجازت پر اصرار: اجازت طلب کرنے میں اصرار، دروازے پر جم کر کھڑے رہنا، یا صاحبِ خانہ کو مجبور کرنا اسلامی آداب کے خلاف ہے۔ اگر تین مرتبہ اجازت طلب کرنے کے بعد جواب نہ ملے، یا اجازت نہ دی جائے، تو خاموشی اور ادب کے ساتھ واپس چلے جانا چاہیے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

غیر رہائشی مکانات کا حکم

- پچھلی آیات میں رہائشی گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے اور سلام کرنے کا حکم دیا گیا تھا، تا کہ گھر والوں کی خلوت (Privacy)، پردہ اور عزت محفوظ رہے۔
- اس آیت (29) میں اس حکم کا استثناء بیان ہوا ہے۔ یعنی ایسے گھروں یا عمارتوں میں داخل ہونے میں حرج نہیں جو غیر رہائشی (Non-residential) ہوں، یعنی جہاں کوئی خاندان یا عورتیں رہائش پذیر نہ ہوں
- غَيْرَ مَسْكُونَةٍ سے مراد ایسے مقامات ہیں جو رہائش کے لیے نہ ہوں، مثلاً دکانیں، سرائے، مسافر خانے، ہوٹل، گودام، یا عمومی استعمال کے ادارے، خدمات کے لیے سرکاری مقامات یا لوگوں کے لیے آنے جانے کے لیے بنائے گئے مقامات وغیرہ
- اگر کسی جگہ فائدے/منفعت کا سامان ہو، کوئی جائز ضرورت وابستہ ہو تو وہاں بھی داخلے کی گنجائش ہے
- انتظامی پابندیوں کا احترام: اگر کسی عوامی جگہ میں نظم، حفاظت یا ضرورت کے تحت خاص پابندی ہو، مثلاً ٹکٹ، اجازت نامہ، مخصوص اوقات، یا restricted area، تو ان پابندیوں کی پابندی کرنا شرعاً اور اخلاقاً ضروری ہے۔
- غلط فائدہ اٹھانے کی ممانعت: غیر رہائشی جگہوں کی اجازت کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کسی مشتبہ یا رہائشی مقام میں بلا اجازت داخل ہو جائے اور بعد میں عذر کرے کہ میں نے اسے غیر رہائشی سمجھا تھا۔
- اس امر کی یاددہانی بھی کروائی گئی کہ اللہ انسان کے ظاہر عمل ہی نہیں، اس کی پوشیدہ نیت کو بھی جانتا ہے؛ اس لیے غیر رہائشی مقامات میں داخلے کی اجازت کے باوجود نیت کی پاکیزگی، تقویٰ اور اخلاقی احتیاط ضروری ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝٣٠

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ - مومن مردوں سے کہہ دیجیے

يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ - (کہ) وہ نیچی رکھیں اپنی نگاہیں

(غ ض ض) غَضَّ يَغُضُّ ، غَضًّا : نیچی رکھنا

وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ - اور وہ حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی

حَفِظَ يَحْفَظُ ، حِفْظًا : حفاظت کرنا

فُرُوْج : فَرَج کی جمع - شرمگاہ

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ - یہ زیادہ پاکیزہ ہے ان کے لیے

اَزْكٰى : زَكَآءٌ مصدر سے افعل التفضیل کا صیغہ (زیادہ پاکیزہ)

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ - بیشک اللہ خوب خبردار ہے

خَبِيْرٌ : اللہ کا صفاتی نام، خَبْرٌ مصدر سے صفتِ مشبہ (خوب باخبر)

بِمَا يَصْنَعُوْنَ - اس سے جو وہ کرتے ہیں۔

صَنَعَ يَصْنَعُ ، صَنْعًا : کرنا، بنانا

اردو میں: صنعت، صناعی، مصنوعی
مصنوعات، تصنع، صانع

اے نبی (ﷺ)، مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔

rof rerup si tahT .strap etavirp rieht draug dna ezag rieht niartser ot nem gniveileb niojnE (!tehporP O)
.od yeht tahw lla fo erawa llew si hallA yleruS .meht

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَيَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ ؕ ذٰ لِكَ اَزۡكٰى لَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿۳۰﴾

غضِّ بصر کا حکم (گھر کے اندر ہونے کے بعد کی احتیاطیں)

- اسلام کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ وہ جس طرح کسی جرم کے خاتمے کے لیے سخت قانون دیتا ہے، اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اس کے محرکات کو ختم کرنے کے احکام جاری کرتا ہے اور وہ ان سوتوں کو بند کرنے کی کوشش کرتا ہے جہاں سے برائی پھوٹتی ہے۔
- حدزنا کا قانون دینے سے پہلے اس نے ایک طرف تو افراد معاشرہ کو تعلیم اور تزکیہ کے اس پراسس سے گزارا جس سے دل میں برائی کے پیدا ہونے کے اسباب کم سے کم ہو جاتے ہیں اور نیکی کے پیدا ہونے کے اسباب افزوں تر ہو جاتے ہیں۔ پھر اس نے ایسے محرکات پر پابندیاں لگائیں جو انسان کو گناہ اور جرم پر اکساتے ہیں اور ان تمام عوامل کو روکنے کی کوشش کی جن سے گناہ کے ارتکاب میں آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔
- گذشتہ آیات سے واضح ہوتا ہے کہ گناہ اور بدکاری کے بڑے محرکات میں بدنگاہی اور نظربازی نہایت خطرناک ہیں۔ اس ضمن میں اسلام نے حجاب، نقاب، استیناس (مانوسی) اور استیذان (اجازت) کے احکام دے کر معاشرتی پاکیزگی کی حفاظت کا انتظام فرمایا
- گھروں میں آنا جانا چونکہ ایک معاشرتی ضرورت ہے اس لیے گھر میں داخل ہونے کے بعد بھی چند آداب مقرر کیے گئے۔
- ان میں مردوں کے لیے سب سے اہم حکم غضِ بصر اور حفظِ فروج (شرمگاہ کی حفاظت) ہے، تاکہ گناہ کے اسباب پیدا نہ ہوں۔
- غضِ بصر کا مطلب یہ ہے کہ آدمی گھر میں داخل ہوتے ہوئے ادھر ادھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر نہ دیکھے تاکہ کسی نامحرم پر ان کی نگاہ نہ پڑے اور نہ وہ اس طرح آنکھیں بند کرکے اندر داخل ہوں کہ ٹھوکر کھاکے یا الجھ کر گر جائیں

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَيَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ‌ ؕ ذٰ لِكَ اَزۡكٰى لَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ۞۳۰

- یہ احکام اس صورت سے متعلق جب دور پار کے غیر محرم رشتہ دار گھر میں آئیں، اس لیے داخلے کے بعد اسلامی آداب کی پابندی ضروری ہے۔ صاحب خانہ کو بھی چاہیے کہ مہمان کے اخلاق و کردار پر اعتماد کا جائزہ لے، کیونکہ ہر رشتہ دار قابلِ اعتماد نہیں ہوتا۔ اگر مردوں اور عورتوں کی الگ نشست گاہیں موجود ہوں تو بہتر اور مطلوب طریقہ یہی ہے کہ مرد مہمانوں کو گھر کی عورتوں سے الگ بٹھایا جائے۔
- اس آیت میں سب سے پہلے غضِ بصر کا حکم دیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نگاہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت بھی ہے اور بڑی آزمائش بھی۔ مرد و عورت کے درمیان گناہ کی ابتدا اکثر نگاہ ہی سے ہوتی ہے۔ جب نگاہ بے قابو اور بے باک ہو جائے تو فواحش کے دروازے کھلنے لگتے ہیں، لیکن اگر اس پر اللہ کے خوف کا پہرہ ہو تو انسان شیطان کے بہت سے فتنوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی لیے قرآن و سنت میں نگاہ کی حفاظت کے بارے میں واضح اور ضروری ہدایات دی گئی ہیں (اضافی مواد کے حصے میں)
- حفظِ فروج : دوسرا حکم حفظِ فروج کا ہے، جس کا مطلب صرف ناجائز شہوت رانی سے بچنا ہی نہیں بلکہ شرم گاہوں کی پردہ پوشی اور پاکدامنی کی حفاظت بھی ہے۔ اس میں گناہ کے ابتدائی اسباب سے بچنا بھی شامل ہے، جیسے اپنے ستر کو دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرنا۔ مرد کے لیے ستر کی حد ناف سے گھٹنے تک مقرر کی گئی ہے، اس لیے اس حصے کی حفاظت اور پردہ داری لازم ہے۔
- حفظِ فروج کا تقاضا صرف ستر چھپانا نہیں، بلکہ ایسا لباس پہننا بھی ہے جو جسم کے مخصوص حصوں کو نمایاں نہ کرے۔ لباس کا مقصد ستر پوشی، وقار اور حیا ہے؛ اسے محض زینت، نمائش یا جذبات ابھارنے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے
- مسلسل نامناسب لباس دیکھنے اور پہننے سے معاشرے کی حساسیت کم ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ باحیا گھرانوں میں بھی اسے برا محسوس نہیں کیا جاتا (مغربی معاشرت اس کی بہترین مثال)۔ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ لباس انسان کی پاکیزگی، حیا اور معاشرتی وقار کا محافظ ہو

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ
اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ
الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱

- اس آیت میں بنیادی خطاب چونکہ مومن عورتوں سے ہے اس لیے عورتوں کے لیے دو طرح کی علامتیں بار بار آئی ہیں: فعل (verb) کے آخر میں " نَ " اور اسم (Noun) کے آخر میں " هُنَّ / هِنَّ " آئے ہیں
- یہ دونوں عورتوں کے جمع صیغے سے متعلق ہیں، لیکن دونوں کا کام مختلف ہے۔

1. پہلی علامت: فعل کے آخر میں " نَ "

يَغْضُضْنَ	وہ عورتیں نگاہیں نیچی رکھیں
يَحْفَظْنَ	وہ عورتیں حفاظت کریں
يُبْدِينَ	وہ عورتیں ظاہر کریں
وَلْيَضْرِبْنَ	وہ عورتیں ڈالیں / اوڑھائیں
لَا يَضْرِبْنَ	وہ عورتیں نہ ماریں / نہ پٹخیں
مَا يُخْفِينَ	جو وہ عورتیں چھپاتی ہیں

- ✓ اس کو گرامر کی زبان میں "نونُ النِّسوة " کہتے ہیں یعنی عورتوں کا نُون (Feminine Plural Verb Pronoun)
- ✓ یہ " نَ " فعل کے آخر میں آ کر بتاتا ہے کہ کام کرنے والی عورتیں ہیں۔ یعنی یہ کام وہ عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی۔
- ✓ یہ نُون فعل کی پہچان میں جنس اور تعداد دونوں کی نشاندہی کرتا ہے
- ✓ یہ نُون فعل کا حصہ نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک ضمیر (pronoun) ہے جسے ضمیر متصل (attached pronoun) کہتے ہیں (یعنی جو لفظ کے ساتھ جڑ کر آئے)

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ
الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱

2. دوسری علامت: اسم کے آخر میں " هُنَّ / هِنَّ "

- ✓ یہ بھی ایک ضمیر (pronoun) ہے جو اسم کے ساتھ آتا ہے (Feminine Plural Pronoun)
- ✓ اصل ضمیر ایک ہی ہے " هُنَّ "، لیکن جب یہ کسی اسم کے ساتھ جڑتا ہے تو پچھلی حرکت کے لحاظ سے کبھی هُنَّ اور کبھی هِنَّ پڑھا جاتا ہے
- ✓ عورتوں کے لیے آتا ہے۔ غائب جمع مؤنث (Third Person Plural Feminine)
- ✓ ان عورتوں کو / ان عورتوں کا / ان عورتوں کی / ان عورتوں کے معنی دیتا ہے
- ✓ یہ ضمیرِ متصل (attached pronoun) کے طور پر بھی آتا ہے جیسے :
  "بُیُوتِهِنَّ" (ان کے گھر)، "عَلَیْهِنَّ" (ان پر)
  اس آیت (31) میں تمام " هُنَّ " ضمیرِ متصل کی مثالیں ہیں
- ✓ اور ضمیر منفصل کے طور پر بھی (detached pronoun) کے طور پر بھی آتا ہے
  "هُنَّ مُؤْمِنَاتٌ" (وہ عورتیں مؤمنہ ہیں)

أَبْصَارِهِنَّ	ان عورتوں کی نگاہیں
جُيُوبِهِنَّ	ان کے گریبان
بُعُولَتِهِنَّ	ان کے شوہر
بِأَرْجُلِهِنَّ	اپنے پاؤں کے ساتھ
زِينَتَهُنَّ	ان کی زینت
فُرُوجَهُنَّ	ان کی عفت / شرم گاہیں

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ - اور کہہ دیجئے مومن عورتوں سے (بھی)

غَضَّ يَغُضُّ ، غَضًّا : نیچی رکھنا | اَبْصَار (جمع بَصَر)

يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ - (کہ) وہ نیچی رکھیں اپنی نگاہیں

هِنَّ : ضمیر جمع مؤنث غائب (اپنی)

وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ - اور وہ حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی

حَفِظَ يَحْفَظُ ، حِفْظًا : حفاظت کرنا | فُرُوْج : فَرج کی جمع - شرمگاہ

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ - اور نہ وہ ظاہر کریں اپنی زینت کو

اَبْدٰى يُبْدِیْ ، اِبْدَآءٌ : ظاہر کرنا (IV)

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا - مگر جو (خود) ظاہر ہو جائے اس میں سے

ظَهَرَ يَظْهَرُ ، ظُهُوْرًا : ظاہر کرنا

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ - اور چاہیے کہ وہ ڈالے رکھیں اپنی اوڑھنیوں کو

لْ : لام امر (چاہیے کہ)

ضَرَبَ يَضْرِبُ ، ضَرْبًا : مارنا، اوڑھنا

خ م ر: اس مادے میں ڈھانپنا، چھپانا، پردہ ڈالنا، کسی چیز کو ڈھانک دینا کے معانی

اسی مادے سے خَمْر یعنی شراب جو عقل کو ڈھانپ دیتی ہے

خِمَارٌ وہ کپڑا جس سے عورت سر ڈھانپتی ہے (اوڑھنی، دوپٹہ، سر ڈھانپنے کا کپڑا، پردے کا کپڑا

خمار صرف ایک عام کپڑا نہیں، بلکہ وہ اوڑھنی ہے جو عورت کے سر پر ہوتی تھی، اور آیت میں حکم دیا گیا کہ اسے آگے لا کر گریبان اور سینے کے حصے پر بھی ڈال لیا جائے۔

اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ

عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ - اپنے گریبانوں پر

جُیُوْب : جَیْبٌ کی جمع (گریبان، کپڑے کا سامنے کا کھلا حصہ جہاں سے سر داخل ہوتا ہے)

یہ لفظ ج و ب کے مادے سے جس میں کاٹنے، چیرنے، شگاف بنانے، راستہ نکالنے کا مفہوم

گریبان چونکہ سینے کے پاس، اس لیے جَیْب کا معنی سینہ کے قریب بھی استعمال ہونے لگا

جب لباس میں چیزیں رکھنے کے لیے ایک چھوٹی سی کھلی ہوئی جگہ بنائی گئی تو اسے بھی جَیْب کہا جانے لگا کیونکہ وہ بھی کپڑے میں ایک شگاف (opening) ہے

وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ - اور نہ وہ ظاہر کریں اپنی زینت کو

اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ - مگر اپنے خاوندوں کے لیے

بُعُوْلَةِ : بَعْلٌ کی جمع (شوہر، خاوند)

شوہر، گھر کا ذمہ دار مرد، عورت کا زوج

اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ - یا اپنے خاوندوں کے باپوں (کے لیے)

اٰبَآءِ : باپ (باپ دادا بھی)

اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ - یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہروں کے (دیگر) بیٹوں (کے لیے)

اَبْنَآءِ : بیٹے

اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ - یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں (کے لیے)

اِخْوَان : اَخٌ کی جمع - بھائی

بَنِیْ : اِبْن کی جمع (بیٹے) - اصل میں بَنِیْنَ تھا، اضافت کی وجہ سے جمع کا نون گر گیا

اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ - یا اپنے بہنوں کے بیٹوں (کے لیے)

اَخَوٰت : اُخْتٌ کی جمع (بہنیں)

مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

اَوْ نِسَآئِهِنَّ - یا اپنی عورتوں (کے لیے)

نِسَآءِ : عورتیں - اس کا واحد اِمْرَاَةٌ

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ - یا جن کے مالک بنے ان کے دائیں ہاتھ

مَلَكَ یَمْلِكُ ، مِلْكٌ : مالک بننا

اَیْمَانُ: یَمِیْنٌ کی جمع (دایاں ہاتھ)

مِلک یمین : دائیں ہاتھ کی ملکیت (غلام، باندیاں)

اَوِ التّٰبِعِیْنَ - یا تابع لوگ (یعنی نوکر/خدمت گار)

تّٰبِعِیْن : تابع رہنے والے، خدمت گار، نوکر

غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ - جو بغیر (جنسی) حاجت والے ہوں مردوں میں سے

اُولِی : والے

اَلْاِرْبَة : حاجت

اِرْبَة : ایسی سخت حاجت جسے دور کرنے کیلئے تدبیر سے کام لینا پڑے (نکاح کی حاجت، شہوت)

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ - یا ان بچوں (کے لیے) جو

طِفْل : لڑکا، بچہ (جمع کے لیے بھی یہی لفظ استعمال ہوتا ہے)

لَمْ یَظْهَرُوْا - نہیں واقف ہوئے

لَمْ : نہیں

ظَهَرَ یَظْهَرُ ، ظُهُوْرًا : ظاہر ہونا، واضح ہونا، واقف ہونا

عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ - عورتوں کی چھپی باتوں پر

عَوْرٰتِ : عَوْرَةٌ کی جمع - مرد اور عورت کی شرمگاہ (چھپی ہوئی چیز)

مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ - اور نہ وہ مارا کریں اپنے پاؤں (زمین پر) | ضَرَبَ : مارنا | اَرْجُل: رِجْلٌ کی جمع ـ پاؤں

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ - تاکہ جانا جائے جو وہ چھپاتی ہیں | لِ : لام تعلیل ((Lam of Purpose | اَخْفٰی یُخْفِیْ ، اِخْفَآءٌ: چھپانا (IV)

مِنْ زِيْنَتِهِنَّ - اپنی زینت سے

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا - اور تم توبہ کرو اللہ کی طرف سب | تَابَ يَتُوْبُ ، تَوْبَةٌ : توبہ کرنا

اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ - اے ایمان والو | أَيُّهَ : حرفِ ندا (اے)

قرآنِ کریم میں بالعموم اسے أَيُّهَا لکھا گیا ہے، یہاں اسے اس طرح لکھنا رسمِ عثمانی کا خاص اسلوب ہے
سورۃ الزخرف آیت 49 اور سورۃ الرحمٰن آیت 31 میں بھی أَيُّهَ آیا ہے
معنی اور نحوی حیثیت میں کوئی فرق نہیں "أَيُّهَ" اور "أَيُّهَا" دونوں ایک ہی لفظ "أَيُّهَا" کی صورتیں ہیں

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ - تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ | اَفْلَحَ يُفْلِحُ ، اِفْلَاحٌ : فلاح پانا (IV)

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى
جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا
عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

اور اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے، اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔ وہ اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں مگر ان لوگوں کے سامنے: شوہر، باپ، شوہروں کے باپ، اپنے بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنے میل جول کی عورتیں، اپنے مملوک، وہ زیر دست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں، اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ اور وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انھوں نے چھپا رکھی ہو اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔ اے مومنو، تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ
بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ
بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ
مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ
زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

And enjoin believing women to restrain their gaze and guard their private parts and additionally not to reveal their adornment except that which is revealed of itself; let them draw their veils over their bosoms, and not to reveal their adornment to any save to their husbands, or their fathers, or the fathers of their husbands, or of their own sons, or the sons of their husbands, or their brothers, or the sons of their brothers, or the son of their sisters, or the women with whom they associate, or those that are in their bondage, or the male attendants in their service free of sexual desire, or children that are yet unaware of the private parts of women. Nor should they stamp their feet on the ground in such manner that their hidden ornament becomes revealed. Believers, turn together, all of you, to Allah in repentance that you may attain true success.

محمد اقبال

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ

گھر کے اندر عورتوں کو ہدایات

- اس طویل آیت کریمہ میں مسلمان عورتوں کو حیا، پاکدامنی اور معاشرتی وقار سے متعلق **بنیادی ہدایات** دی گئی ہیں۔انہیں حکم دیا گیا ہے کہ جب گھر کے اندر کوئی غیر محرم آئے تو وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، ستر پوشی کا اہتمام کریں، اور اپنی زینت غیر محرموں کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اس زینت کے جس کا ظاہر ہونا ناگزیر ہو۔اس طرح آیت میں **نگاہ کی حفاظت**، **لباس وزینت کی حدود**، اور **محرم و غیر محرم کے آداب** واضح کیے گئے ہیں، تاکہ اسلامی معاشرہ پاکیزگی، عزت، حیا اور اخلاقی تحفظ کی بنیاد پر قائم رہے۔۔
- نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ مومن عورتوں کو حکم دیجیے کہ :

1. وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھا کریں (یہ حکم جس طرح مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لی بھی اسی طرح ہے)
2. اپنے ستر کی جگہوں کی حفاظت کیا کریں (اگر گھر میں گنجائش ہو تو نامحرم مہمانوں کے لیے مردوں اور عورتوں کی نشست الگ رکھی جائے؛ اور اگر جگہ تنگ ہو تو عورتیں اپنے لباس اور پردے کا خاص اہتمام کریں۔لباس ایسا نہ ہو جو جسم کو نمایاں کرے یا جذبات ابھارے، بلکہ حیا، ستر پوشی اور وقار کا محافظ ہو)
3. اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں بجز اس کے جس کے ظاہر کیے بغیر چارہ نہیں۔ (بعض لوگوں نے زینت سے مراد چہرہ لیا ہے حالانکہ سیاق کلام سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ یہاں حجاب اور نقاب کی بحث نہیں ہو رہی، اس کا حکم سورۃ الاحزاب میں ہے۔ یہاں بحث گھر کے پردے کی ہے)

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ

- #3 .... اس لیے جب ایک مومنہ گھر سے باہر قدم رکھتی ہے تو اسے بڑی چادر سے چہرے پر گھونگٹ ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے جسے ادنائے جلباب کہتے ہیں۔ لیکن گھر میں پردے کے لیے ادنائے جلباب نہیں ضرب خمار کا حکم دیا گیا ہے یعنی اوڑھنیوں سے بُکل مارنے کا۔)
- الاما ظهر منها کا مفہوم: میں مفسرین نے کئی آراء کا اظہار کیا ہے۔ اس ضمن میں دو معروف تشریحات یہ ہیں:
- (۱) مفسرین کے ایک گروہ کے نزدیک اس سے مراد وہ ظاہری لباس یا زینت ہے جو چھپائی نہیں جا سکتی
- (۲) جبکہ بعض دوسرے مفسرین نے اس میں چہرہ اور ہاتھ بھی شامل کیے ہیں، بشرطیکہ نمائش، فتنہ یا قصداً اظہارِ زینت مقصود نہ ہو۔
- آیت کا مقصد عورت کو معاشرے سے کاٹنا نہیں، بلکہ حیا، وقار، پاکدامنی اور معاشرتی تحفظ قائم کرنا ہے۔ اصل پابندی زینت کی نمائش، توجہ کھینچنے اور غیر محرموں کے سامنے آرائش ظاہر کرنے پر ہے۔ مفسرین و فقہاء سب کا اس پر اتفاق ہے کہ یہاں حیا، ستر پوشی، نگاہ کی حفاظت اور فتنہ سے بچنے پر تاکید ہے۔
- یہ آیت کریمہ بے پردگی کی اجازت نہیں دے رہی، بلکہ زینت چھپانے کے عمومی حکم میں صرف ناگزیر یا ضرورتاً ظاہر ہونے والی چیز کا استثناء بیان کر رہی ہے

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ

4. اپنی اوڑھنیوں سے اپنے سینے کو ڈھانپ لیا کریں۔ (جاہلیت کے زمانے میں عورتیں اپنے سروں پر دوپٹہ لینے کا تکلف کرتی تھیں لیکن ایک دھجی اور چیتھڑے کی طرح دوپٹہ ان کے سر سے کمر پر لٹکتا رہتا اور سینے پر قمیض کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے قرآن کریم میں واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ اس طرح اپنے سروں پر دوپٹے لیں جس سے سر بھی ڈھکا رہے، کمر بھی اور سینہ بھی چھپا رہے اور سینے پر بطور خاص دوپٹہ ڈالنے کا حکم دیا۔ تفسیر کشاف)

5. زمین پر پاؤں اس طرح نہ ماریں جن سے ان کی مخفی زینت و آرائش ظاہر ہو۔ (مفسرین کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ عورتیں پاؤں اس طرح نہ رکھیں کہ پازیب یا مخفی زیور کی آواز سے ان کی پوشیدہ زینت ظاہر ہو۔ اس حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ زینت کا اظہار صرف دکھانے سے نہیں، بلکہ آواز، اندازِ چلن اور توجہ کھینچنے والی حرکات سے بھی ہو سکتا ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ عورت غیر محرموں کے سامنے اپنی پوشیدہ آرائش کو نمایاں کرنے کا کوئی شعوری طریقہ اختیار نہ کرے)

6. اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جن کے سامنے زینت کا اظہار ممنوع نہیں:

← آباء: (اس کے مفہوم میں صرف باپ ہی نہیں بلکہ دادا پر دادا اور نانا پر نانا بھی شامل ہیں)

← بیٹے: ان میں پوتے، پرپوتے، نواسے اور پرنواسے سب شامل ہیں۔ اس معاملے میں سگے سوتیلے کا کوئی فرق نہیں ہے۔

← بھائی: اس میں میں سگے اور سوتیلے اور ماں جائے بھائی سب شامل ہیں۔

← بھائی بہنوں کے بیٹے: ان میں تینوں قسم کے بھائی بہنوں کی اولاد (ان کے پوتے پرپوتے اور نواسے پرنواسے سب شامل)

← گھریلو ملازم: جو گھر والوں کی سرپرستی میں ہوں اور زیردستی کے باعث یا کسی اور وجہ سے انھیں عورتوں کی طرف رغبت نہ ہو سکتی ہو۔

اضافی مواد

Reference Material

سورۃالنور - آیات ۲۷ تا ۳۴ (اسلامی معاشرت میں حیا، تحفظِ خلوت اور عفت کا جامع نظام)

- سورۃالنور - آیات 27 تا 34 کا مضمون ایک مربوط مضمون ہے جس میں اسلامی معاشرت کی پاکیزگی، حیا، خلوت کا تحفظ (privacy)، عفت اور خاندانی استحکام کا ایک مسلسل نظام پیش کیا گیا ہے
- اس قرآنی سبق آیات 27 تا 31 میں گھروں میں داخلے کے آداب بیان کیے گئے ہیں جن میں اجازت، سلام، privacy کا احترام، اور اجازت نہ ملنے پر واپس لوٹ جانا۔ پھر مردوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے اور اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرنے کا حکم اور آگے یہی حکم عورتوں کو بھی دیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو ستر، زینت، محرم و غیر محرم، اور چال ڈھال کے آداب بھی بتائے گئے۔
- آیات 32 تا 34 کو اگلے سبق (سورۃالنور پارٹ 6) میں بیان کیا جائے گا، جس میں نکاح، عفت، غلاموں/لونڈیوں کے حقوق، بدکاری سے بچاؤ، اور توبہ و نصیحت کا ذکر آیا ہے
- سورۃالنور حصہ 5 اور 6 کو ایک ساتھ مربوط انداز میں پڑھیں تاکہ قرآنِ کریم کے اس حصے کے ایک اہم مضمون (اسلامی معاشرت میں حیا، تحفظِ خلوت اور عفت کا جامع نظام) کو بہتر سمجھا جا سکے
- سورۃالنور حصہ 6 میں ان آیات (27 تا 34) کے اضافی مضامین بھی شامل کیے جائیں گے جن میں ستر اور لباس کے شرعی اصول، اسلام میں خلوت (پرائیویسی)کے حق کا تحفظ، آیات 27 تا 34 کی شرعی و فقہی اصطلاحات، اسلام میں محارم رشتے، اسلام میں سدّ ذرائع کا اصول، حیا اور شخصیت سازی،